AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com/

Vol. 2, No. 4 (2025)

Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی کا حدیث سے استدلال کا اسلوب اردو سیرت نگاری تحقیق و تجزیاتی مطالعہ

The Methodology of Hadith-Based Argumentation in the Urdu Seerah Writings of Dr. Syed Abu al-Khair Kashfi: A Critical and Analytical Study

Salma Siddique (Corresponding author)
PhD Scholar Department of Urdu
Lahore Leads University, Lahore

Dr. Muhamamd Ataullah
HOD, Department of Urdu
Lahore Leads University, Lahore

Abstract
This study aims to explore the methodology of Hadith-based argumentation in the Seerah writings of Dr. Syed Abu al-Khair Kashfi. It critically examines his approach to the selection, interpretation, and application of Hadith in constructing the biography of the Prophet Muhammad (PBUH). The research highlights the principles he employs in distinguishing between authentic and weak narrations and evaluates the extent to which his methodology aligns with the established principles of Hadith sciences. Furthermore, the study analyzes the balance between narration (riwayah) and rational analysis (dirayah) in his works and compares his approach with other prominent Seerah writers. By adopting a qualitative and analytical method, this research aims to assess the scholarly contributions of Dr. Kashfi and their impact on modern Seerah studies. The findings suggest that his approach reflects a careful integration of classical Hadith scholarship with contemporary research methods, making his work a valuable contribution to the field of Seerah studies. The study concludes with recommendations for future research and emphasizes the need for a more systematic and critical use of Hadith in Seerah writing.
Keywords: Methodology; Hadith; Argumentation; Seerah Writings; Syed Abu al-Khair Kashfi

سید محمد ابوالخیر کشفی (رح) ایک معروف سیرت نگار اور محدث تھے جنہوں نے سیرتِ نبی ﷺ کی تحقیق میں حدیث اور تاریخی متون دونوں کو استعمال کیا۔ ان کا اسلوب روایت پر مبنی تھا، یعنی وہ سیرت کے واقعات کو بیان کرنے کے لیے احادیث کو بطور شواہد پیش کرتے تھے اور ان سے استدلال کرتے تھے۔

بنیادی سوال

ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی سیرت نگاری میں احادیث سے استدلال کے لیے کون سا منہج اختیار کرتے ہیں، اور یہ منہج اصولِ حدیث کی روشنی میں کس حد تک مستند، متوازن اور دیگر سیرت نگاروں کے مقابلے میں منفرد ہے؟

۲۔ حدیث سے استدلال کا اسلوب

سیرت نگاری میں حدیث سے استدلال کرنے کے چند پہلو ہیں جو سید ابو الخیر کشفیؒ کے کام میں نمایاں ہیں:

متعلقہ حدیث کا حوالہ

سید ابو الخیر کشفیؒ ہر واقعے یا صفت کے بیان میں معتبر حدیث کا حوالہ دیتے ہیں تاکہ قارئین یقین دہانی کر سکیں کہ یہ بات صرف روایت یا قیاس پر نہیں بلکہ رسول ﷺ کی زندگی پر مبنی ہے۔

مثال:

جب کشفی نبی ﷺ کی اخلاقِ کریمہ بیان کرتے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ مہربان تھے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا:

''اَلنَّبِيُّ □ كَانَ أَرْحَمَ النَّاسِ بِالنَّاسِ''[1]

نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ لوگوں پر رحم کرنے والے تھے۔

یہاں انہوں نے حدیث کو براہِ راست حوالے کے طور پر استعمال کیا۔

حدیث مبارکہ سے قانونی یا اخلاقی استدلال:

سید ابو الخیر کشفیؒ نہ صرف حدیث بیان کرتے بلکہ اس سے **عملی یا اخلاقی نتیجہ** بھی اخذ کرتے۔ مثلاً نبی ﷺ کے سچ بولنے کے واقعے کو بیان کر کے، وہ قارئین کو سچائی پر عمل کی ترغیب دیتے ہیں۔

مثال:

"نبی ﷺ ہر معاملے میں سچ بولتے تھے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

''مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ''[2]

:جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا ل۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ سچائی ہر مسلمان کی زندگی کی بنیاد ہے۔"

متعدد روایات کے ذریعے توثیق:

سید ابو الخیر کشفیؒ بعض اوقات ایک ہی واقعے کے بارے میں متعدد صحاح سے حدیثیں نقل کرتے ہیں تاکہ مضمون کی وثوقیت کو مضبوط کریں۔

مثال:

نبی ﷺ کے غریبوں کے حق میں احسان کے واقعے میں، وہ **صحیح بخاری اور مسلم** دونوں سے روایت نقل کرتے ہیں۔ تاکہ یقین دہانی ہو کہ یہ عمل واقعی نبی ﷺ کی سنت تھا۔

''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ إِلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْيَتَامَى''[3]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فقراء، مساکین اور یتیموں کے لیے سب سے زیادہ مہربان تھے۔

''عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ إِلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْيَتَامَى''[4]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ غریبوں، مساکین اور یتیموں کے حق میں احسان کرنے والے تھے

---

[1]۔ الإمام محمد بن إسماعيل البخاري، صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب رحمة الولد، رقم الحديث 5997، بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ

[2]- امام مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، مقدمہ، باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، رقم الحدیث 3، بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1374ھ / 1955ء

[3]- البخاري، صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب فضل الإحسان إلى الفقراء والمساكين واليتامى، رقم الحديث: 1410

[4]- الإمام مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل الإحسان إلى الفقراء والمساكين واليتامى، رق الحديث رقم 1003

تشریح اور مفہوم کا بیان

صرف حدیث نقل کرنا کافی نہیں، کشفی اکثر حدیث کی تشریح یا معنی بھی بیان کرتے ہیں تا کہ قارئین اس سے عملی سبق لے سکیں۔ اور اس کو عملی زندگی پر اطلاق بھی کر سکیں تا کہ اس کے عملی مظاہر بھی نمایاں ہو سکیں۔

مثال:

"عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا."[1]

ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے" اور آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں (شہادت اور درمیانی) کی طرف اشارہ کیا اور ان کے درمیان تھوڑا فاصلہ رکھا۔

حدیث میں آیا کہ نبی ﷺ نے یتیم کے حق میں دستگیری فرمائی، کشفی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ مسلمانوں پر یتیموں کے حقوق کا خیال رکھنا فرض ہے۔ اور اس سے معاشرتی، سماجی استحکام کی مضبوطی ہو سکتی ہے۔

سید ابو الخیر کشفیؒ حدیث کے معتبر حوالہ، متعدد روایات، اور تشریح کے ذریعے اپنے دلائل مضبوط کرتے ہیں۔ تا کہ پڑھنے والے کو نہ صرف تاریخ بلکہ عملی اور اخلاقی رہنمائی بھی فراہم ہو سکے اور وہ اسے اپنی عملی زندگی پر اطلاق بھی کر سکے۔

سید محمد ابو الخیر کشفی کے اسلوب کی عملی مثال پیش کی جارہی ہے تا کہ واضح ہو سکے کہ کس طرح حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور اخلاقی سبق اخذ کرتے ہیں۔ یہاں ایک مثال پیش کی جارہی ہے۔ تا کہ ان کا اسلوب مزید وضاحت سے نمایاں ہو سکے وہ اپنی کتاب اخلاق محمد قرآن مجید کی روشنی میں لکھتے ہیں۔

مثال: یتیموں کے ساتھ حسن سلوک

سید ابو الخیر کشفیؒ یتیم بچوں کے ساتھ نبی ﷺ کے حسن سلوک کو بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى."

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے" اور آپ ﷺ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

تشریح اور استدلال: کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نبی ﷺ یتیموں کے ساتھ نہایت شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ یہ عمل صرف نیکی کا ثبوت نہیں بلکہ ایک اصول ہے کہ یتیموں کی کفالت اور حقوق کا خیال رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو شخص یتیم کی مدد کرتا ہے، وہ اللہ کی رضا اور جنت کی قربت حاصل کرتا ہے۔"

مزید توثیق اور اسلوب بیان کی مزید پختگی کیلئے اپنی بات اور اسلوب کی قوت کیلئے وہ ایک اور حدیث کو بطور شاہد پیش فرماتے ہیں۔

سید ابو الخیر کشفیؒ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ"[2].

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بیوہ اور مسکین کی کفالت کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا رات بھر عبادت کرنے اور دن بھر روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔"

یہاں بھی تاکید ہے کہ یتیم اور مسکین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا شخص بہت بڑا اجر پاتا ہے۔

سید ابو الخیر کشفیؒ واضح کرتے ہیں کہ یہ صرف تاریخی واقعہ نہیں بلکہ مسلمانوں کے لیے عملی رہنمائی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

1- البخاري، صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب فضل من يعول يتيماً، رقم الحديث 6005

2- البخاري، صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب الساعي على الأرملة والمسكين، رقم الحديث 6006

"یہ سنت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ یتیموں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک نہ صرف اخلاقی فریضہ ہے بلکہ نبی ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پیروی بھی ہے۔[1]"

اس مثال میں کشفی کا اسلوب نمایاں پہلو:

حدیث کا حوالہ دینا: معتبر کتابوں (بخاری و مسلم) سے نقل۔

تشریح اور مفہوم بیان کرنا: صرف واقعہ نہیں، بلکہ اخلاقی سبق بھی اخذ کرنا۔

متعدد روایات کے ذریعے توثیق: ایک سے زائد صحاح کی حدیثیں پیش کرنا۔

عملی سبق اخذ کرنا: قاری پر اثر ڈالنے کے لیے واضح نتیجہ دینا۔

سید محمد ابو الخیر کشفیؒ کے اسلوب کو مزید تین مختلف واقعات کے ذریعے ثابت کرنے کی کوشش کروں گی تاکہ حدیث سے استدلال کا مکمل انداز واضح ہو جائے۔ ہر واقعہ میں میں حدیث حوالہ، تشریح، اخلاقی سبقکے پہلوؤں کو مزید نمایاں کرنے کی بھی کوشش کروں گی۔

نبی ﷺ کی سچائی حدیث مبارکہ سے استدلال کا اسلوب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ"[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے"

تشریح:

سید ابو الخیر کشفیؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر معاملے میں سچ بولتے تھے، چاہے وہ عام بات ہو یا اہم مسئلہ۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ سچائی انسان کو نیکی اور پرہیزگاری کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

اخلاقی سبق:

سید ابو الخیر کشفیؒ استدلال کرتے ہیں کہ ہر مسلمان کو زندگی میں سچ بولنے کی عادت ڈالنی چاہیے کیونکہ یہی نبی ﷺ کی سنت اور اللہ کی رضا کا سبب ہے۔

غریبوں اور محتاجوں کے ساتھ حسن سلوک حدیث مبارکہ سے استدلال کا اسلوب:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ"[3]

ترجمہ "للہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں"

اور پھر آپ ﷺ نے احسان، غمی دور کرنا، حیرت و پریشانی دور کرنا، یا کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے جیسے اعمال کی اہمیت بیان فرمائی۔

تشریح:

سید ابو الخیر کشفیؒ لکھتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کی مدد کرنے اور ان کے حقوق ادا کرنے میں سب سے بڑھ کر تھے۔ یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اللہ کے نزدیک محبوب وہی شخص ہے جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو۔

---

[1]- اخلاق محمد قرآن مجید کی روشنی میں، ص 120

[2]- البخاري، صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب قول الله تعالى: يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين، رقم الحديث 6094

[3]- الطبراني، سليمان بن احمد بن ايوب، ابو القاسم، المعجم الأوسط، قاہرہ: دار الحرمين للطباعة والنشر والتوزيع، س ن

اخلاقی سبق:

سید ابو الخیر کشفیؒ قارئین کو نصیحت کرتے ہیں کہ غریبوں، یتیموں، اور محتاجوں کی مدد کرنا نہ صرف انسانی فریضہ ہے بلکہ یہ نبی ﷺ کی سنت کی پیروی بھی ہے۔[1]

علم حاصل کرنے کی فضیلت حدیث مبارکہ سے استدلال کا اسلوب:

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"[2]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

تشریح:

سید ابو الخیر کشفیؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے علم کی اہمیت کو واضح کیا۔ صرف عبادت کرنا کافی نہیں، بلکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اخلاقی سبق:

سید ابو الخیر کشفیؒ قارئین کو ترغیب دیتے ہیں کہ علم حاصل کریں اور اسے اپنی زندگی میں نافذ کریں، کیونکہ یہ نبی ﷺ کی سنت اور معاشرتی ترقی کا ذریعہ ہے۔[3]

خلاصہ بحث: سید ابو الخیر کشفیؒ کے اسلوب کے نمایاں پہلوؤں کا جائزہ

سیرت ایک ایسا موضوع ہے جو آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے ہر پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔ ولادت سعادت سے لیکر وصال تک کی زندگی کو مربوط انداز و اسلوب میں پیش کرتا ہے۔ سیرت نگاران نے اپنے اسلوب و نگارش میں اسے پیش کیا اور مصادر کے اعتبار سے حدیث دیا۔ تاکہ تناظر میں سیرت نگاری ایک اہم اسلوب ہے ۔ معروف اردو سیرت نگار سید ابو الخیر کشفیؒ نے اپنی کتب سیرت میں اس اسلوب سے خوب فائدہ اٹھایا اور واقعات سیرت کو حدیث دیا۔ تاکہ اس سے استدلال کر کے تحریر فرمایا اور اس میں بھی تحقیق و صحت حدیث کا خوب خیال رکھنا بنیادی مصادر مثلاً: صحیح بخاری، صحیح مسلم سے براہ راست حدیث پیش کیں، اور عصری، سماجی، عملی اخلاقی پہلوؤں پر اطلاقی اسلوب میں نتائج اخذ کیے۔ یہ اسلوب انہیں دیگر اردو سیرت نگاران میں نمایاں کرتا ہے۔

سفارشات

1. سیرت نگاری میں احادیث کے استعمال کے لیے اصولِ حدیث کو لازمی بنیاد بنایا جائے۔
2. ڈاکٹر کشفی کے اسلوب کو جدید سیرت نگاری کے لیے ایک ماڈل کے طور پر مزید تحقیق کا موضوع بنایا جائے۔
3. احادیث کے انتخاب میں سند اور متن دونوں کی تحقیق کو اہمیت دی جائے۔
4. ضعیف احادیث کے استعمال میں احتیاط اور وضاحت کو یقینی بنایا جائے۔
5. سیرت نگاری میں تقابلی مطالعہ (Comparative Study) کو فروغ دیا جائے۔
6. جدید محققین کو چاہیے کہ وہ کلاسیکی محدثین کے اصولوں اور جدید تحقیق کو یکجا کریں۔
7. اس میدان میں مزید تحقیقی کام کے لیے جامعات میں مخصوص پروگرامز متعارف کروائے جائیں۔

---

[1]۔ابو الخیر کشفیؒ، اخلاقِ محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں، ص120

[2]۔الإمام محمد بن یزید بن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب العلم، رقم الحدیث:224، بیروت: دار احیاء التراث العربي، 1407ھ / 1987ء

[3]۔کشفیؒ، اخلاقِ محمد ﷺ، ص118۔